اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

# الفضل

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

قادیان دارالامان

ٹیلیفون نمبر ۱۹

یوم یک شنبہ

| جلد ۲۸ | ۲۱ ماہ وفا ۱۳۱۹ ہش | ۱۵ جمادی الآخری ۱۳۵۹ھ | ۲۱ جولائی ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۶۴ |
|---|---|---|---|---|


## موجودہ جنگ یورپ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک پیشگوئی کا ظہور

### قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
### اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

دُنیا کے بڑے بڑے پالیٹیشن۔ ماہرین سیاسیاتِ عالم اور محققینِ مدبرین بعض اوقات مستقبل کے متعلق بعض اندازے کرتے ہیں۔ اور مختلف اقوام کے اندر ترقی پانے والے رجحانات اور عواطف و امیال پر نظر رکھتے ہوئے اور اپنے زمانہ کی رفتار سے اس کی منزل کو دُور سے دیکھ کر بعض باتیں آئندہ کے متعلق بیان کر دیتے ہیں۔ اور اس میں شک نہیں۔ کہ ان میں سے بعض صحیح بھی ثابت ہوتی ہیں۔ لیکن ان کے پورا ہونے پر کوئی شخص سوائے اس کے کچھ نہیں کہہ سکتا۔ کہ فلاں کتاب کا مصنف یا فلاں مضمون نگار بہت ذہین۔ دُور اندیش اور فاضل علوم سیاسیہ ہے۔ لیکن جب ایک شخص جسے سیاسی علوم سے کوئی خاص شغف نہ ہو۔ بلکہ اپنے زمانہ کی مختلف سیاسی تحریکات کی تفاصیل کا بھی علم نہ ہو۔ جس کا مشن سیاسی نہیں بلکہ خالصۃً مذہبی ہو۔ اور جو روز و شب سیاسی مذاکرات اور تبادلۂ خیالات میں مصروف رہنے کے بجائے تمام وقت مذہبی مطالعہ اور مذہبی تصانیف میں صرف کرتا ہو جس کے گردو پیش ہر وقت مذہبی لوگوں کا جمگھٹا رہتا ہو۔ اور ان کی مذہبی لحاظ سے تعلیم و تربیت اس کا دن رات کا کام ہو۔ بلکہ نہ صرف دوست بلکہ اس کے دُشمن بھی مذہبی حلقہ میں سے ہوں وُہ اگر بغیر کسی سیاسی تحریک کے مطالعہ کے ایک سیدھا سادہ فقرہ اپنی زبان سے نکالتا اور کہتا ہے۔ کہ یہ غیب کی خبر ہے۔ جو مجھے میرے خدا نے دی ہے۔ اس وقت اسے سننے اور پڑھنے والے یہ خیال بھی نہیں کر سکتے۔ کہ اس کا کیا مطلب ہوگا۔ اور یہ پیشگوئی کس رنگ میں پوری ہو گی۔ بلکہ وُہ خود بھی اس کے متعلق کوئی تفاصیل بیان نہ کر سکتا ہو۔ اور اسی پر اکتفا کرے۔ جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس پر الہام ہو۔ اور پھر ایک خاصے لمبے عرصہ کے بعد وہ پیشگوئی نہایت صفائی کے ساتھ پوری ہو جائے۔ اور اہل الرائے اس کے پورا ہونے کا اقرار کر لیں۔ تو ہم نہیں سمجھ سکتے۔ اس واقعہ پر ایک حق پسند۔ راست رو۔ اور معقول انسان کیا کہہ سکتا ہے۔ اور اسے سوائے اس کے کس بات پر محمول کر سکتا ہے۔ کہ ایک قادر و توانا اور عالم الغیب ہستی موجود ہے۔ جس کے علم سے آئندہ زمانہ کی کوئی بات پوشیدہ نہیں۔ اور کہ یہ پیشگوئی کرنے والا اللہ تعالےٰ کا خاص مقرب اور اپنے تمام دعاوی میں صادق ہے۔

مگر افسوس ہے موجودہ زمانہ کے مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کسی پیشگوئی کے پورا ہونے پر بڑے بڑے مدعیانِ علم و فضل کے قلوب میں کوئی حرکت پیدا نہیں ہوتی۔ اور کوئی سنجیدہ خیال نہیں آتا۔ بلکہ نہایت خاموشی سے گزر جاتے ہیں۔ حضور علیہ السلام کی سینکڑوں پیشگوئیاں ہیں۔ جو روز روشن کی طرح پوری ہو کر آپ کی صداقت آشکار کر رہی ہیں۔ گزشتہ جنگ عظیم کے ضمن میں آپ کی بعض ایسی ایسی پیشگوئیاں پوری ہوئیں اور جیسا کہ آپ نے قبل از وقت فرما دیا تھا ایسے ایسے سیاسی تغیرات رونما ہوئے جو بڑے بڑے ماہرین سیاسیات کے وہم و گمان میں بھی نہ تھے۔ مگر افسوس کہ کئی ہیں جن کے لئے ایسے واضح نشانات بھی کام نہ آسکے۔

اب پھر جنگ شروع ہے۔ اور دنیا تہ و بالا ہو رہی ہے۔ اس کے متعلق بھی حضور کی کئی پیشگوئیاں ہیں۔ جو اپنے وقت پر پوری ہو کر رہیں گی۔ آج ان میں سے ایک کا ذکر کیا جاتا ہے جس کی طرف مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد لنڈن نے ہمیں توجہ دلائی ہے۔

۱۸ ستمبر ۱۹۰۵ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک الہام ہوا۔ جو تذکرہ کے صفحہ ۵۱۷ پر درج ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ اذا جاء افواج وسمع من السماء یعنی جب آسمان سے فوجیں اور زہر آئیں گے۔ جب یہ کہا گیا۔ اس وقت کوئی نہ جانتا تھا۔ کہ یہ جملہ اپنے اندر غیب کی کتنی عظیم الشان پیشگوئی رکھتا ہے لیکن اس جنگ میں جرمنی نے پیراشوٹ کے ذریعہ جو سپاہی ناروے۔ ہالینڈ۔ بلجیم اور فرانس میں اتارے ہیں۔ انہیں پیش نظر رکھتے ہوئے اس پیشگوئی کی صداقت میں کوئی شبہ نہیں رہتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب پہلے پہل جرمن سپاہی پیراشوٹ کے ذریعہ مختلف ممالک میں اترے گئے۔ تو لنڈن کے ایک مشہور اخبار ایوننگ نیوز نے اپنی ۱۳ مئی ۱۹۴۰ء کی اشاعت میں اس کے متعلق ایک مضمون لکھا جس کا عنوان یہ رکھا۔ کہ

Soldiers from the Sky.
What to do if they come here?
Three days have now gone by since the first of them came from the Sky.

یعنی آسمان سے سپاہی۔ اگر وہ یہاں آجائیں تو ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ اور کہ تین روز ہوئے ان میں سے پہلا آدمی آسمان سے اترا گویا اس طرح پیراشوٹ کے ذریعہ سپاہیوں کو اتار کر جرمنی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ ایک پیشگوئی پوری کی۔ اسی طرح فضا میں زہریلی گیس اور زہریلے بم پھینکے جانے سے اس پیشگوئی کا دوسرا حصہ بھی پورا ہو رہا ہے۔ کاش لوگ سمجھیں۔ اور خدا تعالےٰ کی طرف سے ایسے واضح نشانات کو دیکھ کر ایمان لائیں ؛ یہ الہام ۱۹۰۵ء کا ہے۔ جبکہ کسی کو پیراشوٹ کا وہم و گمان بھی نہ تھا۔ بلکہ طیارے بھی ابھی ابتدائی حالت میں تھے۔ اور ان سے لڑائی کا کام لینا کسی کے گمان میں بھی نہ تھا۔ ایسے وقت میں ایک نبی ہی لیڈر کا یہ خبر دینا۔ کہ ہوائی جہاز کسی وقت جنگ کا اہم ترین حربہ ثابت ہوں گے۔ اور پھر ان میں سے پیراشوٹ کے ذریعہ سپاہی مخالف ممالک میں اتریں گے۔ اور زہریلی گیسیں پھیلائی اور بم پھینکے جائیں گے کوئی معمولی بات نہیں۔ کہ جسے سرسری طور پر نظر انداز کر دیا جائے ؛

# مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ وفا ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے دس بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں ؛

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو آج بخار اور درد شکم میں کسی قدر کمی ہے۔ حرم رابع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت بوجہ بخار ناساز ہے احباب صحت کے لئے دعا کریں ؛

آج بعد نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا جس کا افتتاح کرتے ہوئے صاحب صدر نے تبلیغ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے احباب کو تبلیغ کی طرف توجہ دلائی۔ پھر دوسرے اصحاب نے یوم التبلیغ سے متعلق اپنے اپنے تجربات بیان کئے۔ تاکہ آئندہ ان کو تبلیغ کے سلسلہ میں پیش نظر رکھا جائے ؛

## قابلِ توجہ سیکرٹریانِ تعلیم و تربیت

کچھ عرصہ سے ماہواری رپورٹیں بہت کم جماعتوں کی طرف سے موصول ہو رہی ہیں۔ مہربانی فرما کر سیکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت توجہ فرمائیں۔ اور ہر ماہ کی دس تاریخ تک رپورٹ ضرور بھجوا دیا کریں۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

# بیم و امیدِ سالک

از جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر بی۔اے آنرز ایل۔ایل۔بی کپورتھلہ

(۱)

بہ پیشِ داورِ محشر بیانِ ماجرا کردم
دگر ہنگامہ در ہنگامۂ محشر بپا کردم

ندارد کس چنیں سامانِ محرومی کہ من دارم
بہر گامے غلط رفتم بہر کارے خطا کردم

بہ بدنامی عَلَم گشتم بہ خودکامی شدم شہرہ
بہ ایماں کفر ورزیدم بہ زہد اندر ریا کردم

ہمہ بوئے ریا از بوریائے من ہمے آمد
نہ ایزد را کہ نفسِ خویشتن را سجدہ ہا کردم

بلا حاصل بسر آمد مرا عمرِ گرانمایہ
بہ اسباب اتکا کردم خلافِ اتقا کردم

چو از گفتار ننگ آمد چو دستم زیرِ سنگ آمد
چہ مے پرسی چہا گفتم چہ میجوئی چہا کردم

(۲)

بنامِ ایزدِ محمد مصطفےٰ را مقتدا کردم
شتربانانِ بطحا را حُدی خوانِ ہُدیٰ کردم

ازاں بر خویش مے بالم کہ بر فرمانِ مصطفوی
علی الرغمِ حریفاں اتباعِ میرزا کردم

بشانِ قدرِ ذالایش بگوید صانعِ عالم
کہ بہرِ اُو زمین و آسمانِ نو بنا کردم

نے ارزد بچشمِ من شہنشاہی و جم جاہی
کہ زیرِ سایۂ دامانِ اُو صید ہما کردم

بہ عشقِ خاکِ پائے او گذشتم از سرِ ہستی
بحمد اللہ من قطعِ نظر از ماسوا کردم

تملقہائے گیتی را بخاطر در نیاوردم
تعلقہائے دنیا را پئے عقبےٰ رہا کردم

براہِ جاں سپاری ہا میان عزم بربستم
برُوئے دلفگاری ہا درِ فردوس وا کردم

جہاں از فتنہ و جنگ و جدل آشوبناک آمد
بدامانش پناہیدم و را کہفِ الوریٰ کردم

من و تو ہر دو معذوریم اے واعظ بجائے خود
بدم گفتی نکو گفتم جفا کردی وفا کردم

حدیثِ آرزومندی ندارد ہیچ پایانے
سخن آشفتہ تر گفتم بہ اندک اکتفا کردم

بہر حرفے شگرفی ہا بروئے کار آوردم
دمیدم چند افسونے سخن را کیمیا کردم

مگر از عفو برگیرد مگر از لطف بپذیرد
کہ سعیِ ناتمامِ خود حوالت با خدا کردم

بہ آئینِ سخن گوئی گزیدم شیوۂ مظہر
بہ اندازِ غزل خوانی مطالب را ادا کردم

## درخواست ہائے دعا

(۱) شیخ عبد الرب صاحب لائل پور بیمار ہیں (۲) محمد شجاعت علی صاحب کلکتہ کا اکلوتا لڑکا بیمار ہے۔ (۳) محمد عبد الحق صاحب مجاہد امرتسری اور ان کی پھوپھی صاحبہ بیمار ہیں (۴) صادق محمد خان صاحب لودھراں کا بھائی منور احمد خان پھیپھڑے گردہ اور آنتوں کے درمیان میں سخت تکلیف ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی فضیلت کا اعتراف

ایک گزشتہ پرچہ میں ضمنی طور پر ذکر کیا گیا ہے کہ مسلمانوں میں عیسائیت کی تبلیغ کس طرح ناکام ہو رہی ہے اور اس کے مقابل پر اسلام فروغ پا رہا ہے۔ چنانچہ عیسائیوں کے فارن مشن کی رپورٹ میں یہ تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ "ہم کو جتنے مسلمان عیسائی بنانے کے لئے ملتے ہیں۔ ان سے کئی گنا زیادہ عیسائی مسلمان ہو جاتے ہیں" اور اسلام کے مقابل پر عیسائیت کی ناکامی اب اس قدر واضح ہو چکی ہے۔ کہ بڑے بڑے عیسائی مشنری اسے تسلیم کرنے پر مجبور ہیں۔ اور اسلام کے مقابلہ میں عیسائیت کے کمزور پہلوؤں کو قوم کے سامنے لاتے رہتے ہیں۔ اور اس طرح توقع رکھتے ہیں۔ کہ عیسائیت کے اندر مناسب تبدیلیاں کر کے اسے اس قابل بنا دیا جائے۔ کہ وہ اسلام کے مقابلہ میں ٹھہر سکے۔

رسالہ مسلم ورلڈ میں اس موضوع پر ایک امریکن مشنری کا مضمون شائع ہوا ہے جس کا ملخص عیسائی رسالہ "المائدہ" (جولائی ۱۹۴۰ء) نے درج کیا ہے۔ اس میں صاف طور پر یہ اقرار موجود ہے۔ کہ:-

"مسلمانوں میں تبلیغ کا کام نہایت دشوار ہے۔ اور اس کے نتائج بالکل ناقابلِ اعتماد ہیں"

اسی پر بس نہیں کی گئی۔ بلکہ اس مضمون میں صاف طور پر یہ لکھا ہے۔ کہ اسلام کی تعلیم بعض پہلوؤں میں عیسائیت پر فوقیت رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مسلمانوں میں عیسائی مشنری زیادہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"روحانی تکمیل کے لئے اسلام میں ایسے آئین و اصول ہیں۔ جن پر اسی نوع کے مسیحی اصولوں کو فوقیت حاصل نہیں"

پھر لکھا ہے:-

"مسلمانوں میں مسیحیت کی تبلیغ کی رکاوٹ بڑی حد تک خود ہمارے مذہب کا معیار اور اس کا بلند مجموعۂ قوانین ہے"

اور اس کی تشریح یوں کی گئی ہے۔ کہ

"اسلام کی طرح مسیحیت نے دقیق قوانین وضع نہیں کئے۔ اور پروٹسٹنٹ کی بہ نسبت اسلام میں عقلی و اخلاقی مسائل و قوانین کا اتنا احاطہ ہے۔ کہ ان چیزوں میں خود مسلمانوں کے لئے انتخاب کی گنجائش باقی نہیں . . . . . . . مسیحی قوانین صرف قید و بند عائد کرتے ہیں۔ اسلامی قانون گو عجیب متلون اور غیر مستقل معلوم ہوتا ہے۔ مگر اس کے باوجود اس میں فقہی و رسمی تفصیلات بہت ہیں۔ جو فطرت انسانی کے لئے بہت مراعات پیش کرتی ہیں۔ . . . . . . مسلمان اپنا مذہب چھوڑنے کے بعد بھی اس کے مقررہ نظام۔ اور قانون کی وہ باریکیاں نہیں بھولتے جن میں وہ پہلے گھرے ہوئے تھے۔ ایسی حالت میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ ان مسلم نومریدوں کی بعض اخلاقی کمزوریوں کا سبب مسیحی گروہ میں مذہبی و اخلاقی قوانین کی عدم موجودگی اور اس کی ظاہری بے اصولی ہوتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ مسیحی مذہب میں مذہبی قوانین کی جزئیات کی کمی کی وجہ سے ان کے انتخاب میں ان مسلم نومریدوں کی رہنمائی نہیں ہوتی"

پھر لکھا ہے:-

"اسلام بھی خدا کی اطاعت تسلیم و رضا۔ اور نفس کشی کا مظہر ہے۔ اس کی منطق بھی مکمل ہے۔ لیکن ہمارا مجموعۂ قوانین اس سے کہیں زیادہ بلند ہے۔ وہ ایک مافوق الانسانی مجموعہ قوانین ہے لیکن جہاں تک اخلاص اور جان سپاری کا تعلق ہے۔ مسلمان اکثر اس کا بلند نمونہ پیش کرتے ہیں۔ گو بلحاظ نقطۂ نظر سے ہمارا معیارِ زندگی۔ ہماری اخروی امیدیں اور مسرتیں زیادہ بلند ہیں۔ مگر حصولِ کمال۔ یا کم از کم وہاں تک پہونچنے کے لئے ہمارے مقابلہ میں مسلمانوں کا طریقہ زیادہ عملی اور قابلِ عمل ہے"

عیسائیت کا اسلام پر حملہ کوئی نیا حملہ نہیں۔ بلکہ صدیوں سے جاری ہے اور اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ کہ یہ حملہ نہایت کامیاب رہا ہے۔ آج سے کچھ عرصہ قبل تک مسلمان اس کثرت سے حلقہ بگوش عیسائیت ہو رہے تھے۔ کہ دردمندانِ ملت تلملا اٹھے تھے۔ لیکن آج یہ حالت ہے۔ کہ خود مشن معترف ہیں۔ کہ اگر وہ ایک مسلمان کو عیسائی بناتے ہیں۔ تو اس کے بالمقابل دس عیسائی مسلمان ہو جاتے ہیں۔ اور "مسلمانوں میں تبلیغ کا کام نہایت دشوار ہے"

مقامِ غور ہے۔ کہ اس مذہبی مقابلہ نے یہ پہلو کیونکر اختیار کر لیا۔ اسلام جو ہر جگہ عیسائیت کے سامنے جھکتا جا رہا تھا۔ اور مسلمان جو شکست کھا کھا کر اس کے قدموں پر گر رہے تھے۔ آج کس طرح سربلند ہو رہے ہیں۔ اور عیسائیت اسلام کے مقابلہ میں کس طرح مغلوب ہوتی جا رہی ہے۔ کونسے اسباب ہیں۔ جو اس تغیر عظیم کا موجب ہوئے۔ عیسائی مشن آج پہلے کی نسبت بہت زیادہ مضبوط ہیں۔ اور بہت زیادہ ذرائع کے مالک ہیں۔ اسلام کے اجارہ دار مولوی کہلانے والے جتنے آج ہیں۔ اس سے بہت زیادہ پہلے زمانہ میں جو دراصل اسلام کے عیسائیت کے سامنے دبنے کا زمانہ تھا۔ موجود تھے۔ اور وہ حتے الوسع مدافعت اسلام کا کام کرتے بھی تھے۔

کوئی شخص مانے یا نہ مانے۔ مگر حقیقت یہی ہے۔ کہ یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کا نتیجہ ہے آپ نے اسلام پر عیسائیوں کے اعتراضات کو جو دراصل مسلمانوں کی اسلام سے وابستگی کو کمزور کرنے کا ذریعہ تھے۔ ایسی عمدگی سے رد کیا۔ اور ایسے معقول انداز میں ان کے جوابات پیش فرمائے کہ اب عیسائیوں کو وہ اعتراضات احمدیوں کے سامنے پیش کرنے کی جرأت ہی نہیں ہوتی۔ اس کے مقابلہ میں آپ نے عیسائیت کے بطلان کے جو دلائل پیش فرمائے۔ انہیں کوئی رد نہیں کر سکتا۔ پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی صداقت کو وضاحت کے ساتھ پیش فرمایا۔ اور اس چشمۂ نور کو ہر قسم کے گرد و غبار سے ایسا پاک و صاف کر دیا ہے۔ کہ آج اس کی تجلیات کے سامنے مہرِ نیم روز کی تابانی بھی ہیچ نظر آتی ہے۔ وہ احکامِ اسلام جنہیں ایک بوجھ سمجھا جاتا تھا۔ اور جن پر عمل خود مسلمان کہلانے والوں پر دوبھر تھا آپ نے ان کی ایسی حکمتیں بیان فرما دی ہیں۔ کہ ہر شخص ان سے آگاہی کے بعد ان کو اپنے لئے ایک انعام سمجھتا۔ اور بڑے شوق سے ان پر عمل کرتا ہے اس کے ساتھ ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پرستارانِ توحید اور شیدائیانِ حق و صداقت کی ایک ایسی جماعت قائم کر دی ہے۔ کہ جو دنیا کے ہر کونہ میں اسلام کی اشاعت کرتی ہوئی دیگر ادیان پر اس کی فضیلت اور برتری ایسے شدومد سے پیش کر رہی ہے۔ کہ خود علمبردارانِ عیسائیت کو بھی چار و ناچار اس کا اعتراف کرنا ہی پڑتا ہے۔ جیسا کہ مندرجہ فوق حوالوں سے ظاہر ہے۔

پس یہ تمام انقلاب نتیجہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور آپ کی اسلامی خدمات کا۔ کاش مسلمان ٹھنڈے دل سے اس پر غور کریں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہ صرف عیسائیت بلکہ تمام ادیان کے مقابلہ کے لئے اسلام کی جو فوج کھڑی کی ہے اس میں بھرتی ہو کر اسلامی فتوحات میں شامل ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# کیا قرآن کریم وید منتروں کا ترجمہ ہے؟

عربوں کی بعثت نبوی سے پہلی اور بعد کی حالت میں اتنا ہی فرق ہے جتنا اندھیری رات اور دن کو بارہ بجے کے وقت چمکتے ہوئے سورج میں. عربوں کی وہ بدعادات جن کو یہودی عیسائی پارسی اور ہندوستان کے ویدک دھرمی اور ان کی مذہبی کتب ملکر بھی نہ مٹا سکیں. حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فداہ امی وابی ونفسی ونفوس العالمین نے ایک قلیل عرصہ میں ان کا خاتمہ کر دیا. اور ان لوگوں کو اعلےٰ درجہ کے مہذب شریف اور باخدا انسان بنا دیا. بلکہ انہیں خدا نما بنا دیا۔ اسی کا صدقہ ہے۔ کہ بتوں کے گھر ہندوستان میں آج لا الٰہ الا اللّٰہ کی صدائیں سننے میں آرہی ہیں۔ اور لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں ایک خدا کے ماننے والے آج اس ہندوستان میں نظر آتے ہیں. جس میں کہ بتوں پتھروں آگ. ہوا. زمین. آسمان. گنگا. جمنا ستلج. چناب. جہلم. راوی. بیاس. سندروں. درختوں. گائے بیلوں حتیٰ کہ سانپوں اور ننگے سادھوؤں تک کی پوجا کی جاتی تھی. یہ اس بات کا زبردست ثبوت ہے. کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بذات خود نہ صرف عرب اور ہندوستان کے استاد کامل تھے. بلکہ آپ سارے جہان کے کامل استاد تھے. تبھی تو کہا گیا ہے ؎

محمدؐ کی مانند جگ میں نہیں
ہوا ہے نہ ایسا نہ ہو گا کہیں

اب دوسری بات کو لیتا ہوں یعنی کیا ویدوں کے چند منتر لے کر اور ان کا عربی میں ترجمہ کر کے اس کا نام قرآن رکھ دیا گیا ہے (نعوذ باللّٰہ) سو یاد رہے کہ یہ اعتراض کئی لحاظ سے بالکل بے بنیاد ہے:

**اول** - حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوانح عمری پوری تفصیل کے ساتھ موجود ہیں. حضور کی پیدائش سے لے کر وصال تک جو چھوٹے سے چھوٹے واقعات پیش آئے وہ سب کے سب قلمبند ہو چکے ہیں. مگر یہ کہیں ذکر نہیں آتا. کہ آپ کو کسی ویدک دھرمی پنڈت نے سنسکرت اور وید پڑھائے پھر ایک اور بات بھی قابل غور ہے. اور وہ یہ کہ تحصیل علم پانی پینے کا نام نہیں. کہ دو منٹ میں ختم ہو جائے بلکہ یہ وہ کام ہے جو سالہا سال کی لگاتار محنت کے بعد پورا ہوتا ہے. اور چاروں ویدوں کو پڑھنے کے لئے تو رشیوں نے اڑتالیس برس مقرر کئے ہیں. پس اگر معترض کا اعتراض صحیح ہوتا تو تاریخ میں اس قسم کا کوئی واقعہ ضرور موجود ہوتا مگر کسی دشمن کی لکھی ہوئی تاریخ میں بھی اسکا ذکر نہ ہونا زبردست ثبوت ہے. کہ معترض کا اعتراض بالکل جھوٹا ہے.

**دوم** - تاریخ اور احادیث کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے. کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف سنسکرت اور وید ہی نہیں بلکہ کوئی زبان اور کوئی کتاب بھی کسی انسان سے نہ پڑھی تھی چنانچہ چالیس برس کی عمر میں جب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آکر حضور سے کہا اقرأ یعنی پڑھ تو آپ نے فرمایا ما انا بقارئٍ یعنی میں تو کچھ نہیں پڑھا جانتا. اس سے بھی صاف ثابت ہوتا ہے. کہ حضور انور کو کسی پنڈت، پادری نے نہیں پڑھایا تھا. بلکہ آپ کو خدا نے تمام پنڈتوں اور پادریوں کا استاد کامل بنا کر بھیجا تھا.

**سوم** - یہ بات استقرائے تام سے ثابت ہے. کہ لوازمات کی تبدیلی سے کسی چیز کی ماہیت نہیں بدلتی. مثلاً ہیرے کو اگر کیچڑ یا گندی نالی میں پھینک دیں. تو وہ گوبر نہیں بن جائے گا. اور گوبر کو اگر ریشمی رومال میں لپیٹ لیا جائے تو وہ ہیرا نہیں نظر آئے گا. بالکل یہی حالت کتب کی باعتبار ان کے مضامین کے ہوتی ہے. کسی کتاب کا ترجمہ چاہے کسی زبان میں کر دیا جائے. اس کا مضمون وہی رہے گا جو اصل زبان والی کتاب میں ہو گا. بے شک وید نزول کے وقت شرک سے پاک تھے مگر بعد میں حد سے زیادہ تحریف کر کے انہیں شرک کا خزانہ بنا دیا گیا. اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے وقت یا چند سو سال قبل ویدک دھرمیوں نے جو کتب لکھی ہیں. ان میں انہوں نے ۳۳ کروڑ دیوتا مانے ہیں. یعنی اتنے معبود انہوں نے تسلیم کر کے ان کی پوجا کی ہے گویا ویدوں سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل توحید خالص مفقود ہو چکی تھی. اور اس وقت ویدوں کے ماننے والے پنڈت اور غیر پنڈت خدائے واحد کی پوجا کو چھوڑ کر وید کے بتائے ہوئے آگ. پانی وغیرہ بیسیوں دیوتاؤں کی پوجا میں منہمک تھے بیشک رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے وقت اہل عرب بت پرستی میں ملوث تھے. مگر اس وقت ویدک دھرمی ان سے بیسیوں گن زیادہ مشرک ہو چکے تھے کیونکہ عرب لوگ تو اکثر پتھر کے بتوں کی ہی پوجا کرتے تھے. مگر ویدک دھرمی پتھر کے بتوں کے علاوہ آگ. پانی. سورج. چاند. ہوا. رات. دن. دریاؤں درختوں. مینڈکوں. سانپوں. گائیوں. اور سانڈوں تک کی پوجا کیا کرتے تھے.

اب غور کا مقام ہے. کہ اگر قرآن کریم وید کے چند منتروں کا ہی ترجمہ ہے تو چاہیئے یہ تھا. کہ عرب کے لوگ بھی ویدک دھرمیوں کی طرح شرک میں ترقی کر کے بتوں کی پرستش کے علاوہ سانپوں. مینڈکوں. اور آگ پانی وغیرہ کی پوجا میں لگ کر پکے ویدک دھرمی بن جاتے. مگر قرآن کریم نے تو بالکل الٹا اثر دکھایا اور وہ یہ کہ اس کے اثر سے عرب بتوں کی پوجا بالکل چھوڑ کر اور بتوں کو توڑ کر پہلے خود موحد بنے. اور بعد میں سارے جہان میں توحید خالص پھیلا دی. یہ بات اس امر کا زبردست ثبوت ہے. کہ قرآن کریم چند وید منتروں کا ترجمہ نہیں. بلکہ وہ خالص الہام الٰہی ہے. جو کہ ویدوں کے پھیلائے ہوئے شرک کو مٹانے کے لئے نازل ہوا.

**چہارم** - قرآن کریم میں آتا ہے. و ان کنتم فی ریب مما نزلنا علیٰ عبدنا فاتوا بسورۃٍ من مثلہ وادعوا شھداءکم من دون اللّٰہ ان کنتم صادقین. کہ اے لوگو اگر تمہیں قرآن کریم کے الہام الٰہی ہونے میں شبہ ہے. تو ایسی سورت ہی تم بنا کر لاؤ. اور اس کام کے لئے تم اپنے مددگار و معاونین کو بھی بلا لو اگر تم سچے ہو.

ظاہر ہے کہ نہ صرف ویدک دھرمیوں بلکہ سارے جہان کے مخالفین اسلام کو پوری تحدی کے ساتھ قرآن کریم کی مثل لانے کا چیلنج دیا گیا ہے. اگر قرآن کریم وید کے چند منتروں کا ہی ترجمہ تھا. تو وہ دشمن اسلام جو کہ رات دن اسلام کی مخالفت کرنا ہی اپنی زندگی کا سب سے بڑا مقصد سمجھے بیٹھے تھے. قرآن کریم جیسی ایک سورت کیا پورا قرآن بنا کر لے آتے. مگر اس چیلنج کو آج تک کسی نے نہ ہندوستان اور نہ ہی کسی اور ملک میں قبول کیا. اور میں کامل یقین کے ساتھ کہتا ہوں. کہ آئندہ بھی کوئی ماں ایسا بیٹا نہیں جنے گی جو اس چیلنج کو قبول کر کے قرآن کی مثل لا سکے.

پس قرآن کریم کی یہ زبردست فتح بھی اس امر کی دلیل ہے. کہ قرآن وید یا اور کسی کتاب کا ترجمہ نہیں. بلکہ یہ کامل اور مکمل ہدایت نامہ اور محض الہام الٰہی ہے. جو کہ سب انسانوں اور سب زمانوں کے لئے خدائے ذوالجلال نے اپنے پیارے رسول پر نازل فرمایا.

خاکسار:- ناصر الدین عبد اللہ وید بھوشن
پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی کُتب کی برکات

اللہ تعالیٰ نے موجودہ دور کی مخلوق کی اصلاح کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جن آسمانی علوم سے بہرہ ور فرمایا۔ اور جن بے مثال حقائق سے حصہ وافر عطا کر کے آپ کو دنیا کی راہنمائی و رہبری کے لئے مبعوث کیا۔ وہ تمام علوم و حقائق آپ کی کتب میں تفصیل کے ساتھ موجود ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کے ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ ان علوم کو حاصل کرنے کے لئے التزام کے ساتھ آپ کی تمام کتابوں کو پڑھے۔

یہ امر ظاہر ہے۔ کہ ہماری جماعت کے ذمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ فرض عاید کیا گیا ہے۔ کہ وہ مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں رہنے والے تمام انسانوں کو احمدیت کی تبلیغ کرے۔ اور انہیں اس چشمۂ روحانی کی طرف کھینچ لائے۔ جو قادیان کی سرزمین میں ظاہر ہوا۔ لیکن یہ فرض اسی صورت میں احسن طور پر ادا ہو سکتا ہے۔ جبکہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لائی ہوئی تعلیم سے کما حقہٗ آگاہ و واقف ہوں۔ اور اس تعلیم کی روشنی میں ہم لوگوں کی راہنمائی کریں۔ اگر ہمارے پاس حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ آپ کے خلفاء اور سلسلہ احمدیہ کے دوسرے بزرگوں کی کتب موجود نہیں۔ اور اس علمی اور روحانی لٹریچر سے ہمارے گھر خالی ہوں۔ تو ہماری مثال اس سپاہی کی سی ہوگی۔ کہ جو میدان جنگ میں بغیر گولہ بارود کے لڑنے کے لئے چلا جائے۔ لیکن اگر یہ روحانی علوم کا خزانہ ہمارے پاس ہو۔ اور ہم نے ان کے مطالعہ سے اپنے علوم میں اضافہ کیا ہو۔ تو یقیناً ہمارے مقابلہ میں کوئی نہیں ٹھہر سکتا۔

پس احباب کو اس اہم امر کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور اپنی وسعت کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اور سلسلہ احمدیہ کی دوسری تمام کتابیں خرید کر اپنے پاس رکھنی چاہئیں۔

احباب کو معلوم ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت عرصہ سے بکڈپو تالیف و اشاعت کے نام سے ایک قومی ادارہ قائم ہے۔ جہاں سے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کے خلفاء اور جماعت کے دیگر مصنفین کی کتب سستے داموں پر مل سکتی ہیں۔ پس آپ اپنی ذاتی لائبریری کا جائزہ لیں۔ اور سلسلہ عالیہ سے متعلق لٹریچر میں جن کتابوں کی کمی پائیں ان کے متعلق ہمیں آرڈر دے کر ممنون فرمائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس امر کی جسقدر خواہش تھی۔ کہ جماعت کے دوست آپ کی کتابوں کو غور سے پڑھیں۔ اس کا اندازہ اس بات سے بآسانی لگایا جا سکتا ہے کہ آپ نے ایک دفعہ فرمایا:۔

”جو شخص ہماری کتابوں کو کم از کم تین بار نہیں پڑھتا۔ اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے“۔

یہ روایت حضرت مولوی شیر علی صاحب کی ہے۔ اور اس روایت کی تصدیق اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ”نزول المسیح“ میں فرماتے ہیں:۔

”وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا۔ اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا۔ اُس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو۔ تاکہ ہلاک نہ ہو جاؤ“۔ (صفحہ ۲۲)

پھر فرماتے ہیں:۔ ”اگر درحقیقت تکمیل تبلیغ ہی ہماری غرض ہے۔ تو ہمارا مدعا یہ ہونا چاہیئے۔ کہ ہماری دینی تالیفات جو جواہرات تحقیق سے پر اور حق کے طالبوں کو راہِ راست پر کھینچنے والی ہیں۔ جلدی سے اور نیز کثرت سے ایسے لوگوں کو پہنچ جائیں۔ جو بری تعلیموں سے متأثر ہو کر مہلک بیماریوں میں گرفتار یا قریب قریب موت کے پہنچ گئے ہیں۔ اور ہر وقت یہ امر مدنظر رہنا چاہیئے۔ کہ جس ملک کی موجودہ حالت ضلالت کے سمّ قاتل سے نہایت خطرہ میں پڑ گئی ہو۔ بلا توقف ہماری کتابیں اس ملک میں پھیل جائیں۔ اور ہر ایک متلاشی حق کے ہاتھ میں وہ کتابیں نظر آویں“۔

(فتح اسلام صفحہ ۲۲)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں:۔ ”حضرت پیر و مرشدا! میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں۔ کہ میرا سارا مال اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے۔ تو میں مراد کو پہنچ گیا“۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ”جو لوگ سلسلہ کی کتب کو نہیں پڑھتے۔ وہ یاد رکھیں۔ کہ محض سلسلہ میں داخل ہو جانا کوئی بات نہیں جب تک سلسلہ سے کما حقہٗ واقفیت پیدا نہ ہو“ (خطبہ جمعہ الفضل ۹ جون ۱۹۱۶ء)

پھر فرماتے ہیں:۔ ”جو کتابیں ایک ایسے شخص نے لکھی ہوں۔ جس پر فرشتے نازل ہوتے تھے۔ ان کے پڑھنے سے بھی ملائکہ نازل ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت صاحب کی کتابیں جو شخص پڑھے گا۔ اس پر فرشتے نازل ہوں گے۔ یہ ایک خاص نکتہ ہے۔ کہ کیوں حضرت صاحب کی کتابیں پڑھتے ہوئے نکات اور معارف کھلتے ہیں۔ اور جب پڑھو۔ جب ہی خاص نکات اور برکات کا نزول ہوتا ہے“۔

(ملائکۃ اللہ صفحہ ۱۰۸)

پس جماعت کے دوستوں کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اس اہم امر کی طرف فوری طور پر توجہ کریں۔ تاکہ سلطان القلم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب جلد سے جلد دنیا کے تمام کونوں میں پھیل جائیں۔ اور روحانیت کی پیاسی سعید روحیں۔ اس آب حیات کو پی کر ابدی زندگی حاصل کریں۔

ناظر تالیف و تصنیف

# تحصیل نارووال میں تبلیغی دورہ کا پروگرام

۷/۱۹ ۲۰۔ موضع بھینے کے۔ ۷/۱۹ ۲۲ موضع میاں ہدی نانون۔ ۷/۱۹ ۲۴۔ موضع منڈرانوالہ ۷/۱۹ ۲۶۔ موضع نگل زندھیر۔ ۷/۱۹ ۲۸۔ موضع ڈبیریانوالہ۔ ۷/۱۹ ۳۰۔ قصبہ داؤد۔ ۸/۱۹ ۱۔ موضع بھینیاں گوجراں۔ ۸/۱۹ ۳۔ موضع بدھائی چیمہ۔ ۸/۱۹ ۵۔ موضع ساہووالی۔ ۸/۱۹ ۷۔ موضع فیض پور۔ ۸/۱۹ ۹۔ موضع داعیوالہ سیداں۔ ۸/۱۹ ۱۱ موضع باٹھانوالہ۔ ۸/۱۹ ۱۳ موضع میاں ہدی ڈوگراں۔

خاکسار خادم محمد علی۔ مبلغ علاقہ دریائے راوی

# تقرّرات

(۱) عنایت علی خانصاحب اکسائز انسپکٹر پنشنر کو جماعتہائے حلقہ پٹیالہ۔ لدھیانہ اور انبالہ کے لئے آنریری انسپکٹر بیت المال مقرر کیا گیا ہے۔ اور وہ تحصیل چندہ تشخیص بجٹ وغیرہ کے سلسلہ میں دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب و عہدیداران مقامی ان سے تعاون کریں۔ (۲) مولوی عبدالرحمٰن صاحب گوٹلی کو جماعتہائے ریاست پونچھ کے لئے آنریری انسپکٹر بیت المال مقرر کیا گیا ہے۔ اور وہ تشخیص بجٹ وصولی چندہ کے لئے دورہ شروع کر دینے والے ہیں۔ احباب و عہدیداران جماعت ہائے ریاست پونچھ ان سے تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریویو

# ہمارے ہندوستانی بھائی غیر ممالک میں (انگریزی)

آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے انڈین اوورسیز ڈیپارٹمنٹ کے سکرٹری مسٹر دھرم یش دیو صاحب نے مندرجہ بالا نام سے انگریزی میں ایک کتاب لکھی ہے۔ جس کو جے۔ بی کرپلانی صاحب جنرل سکرٹری آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے شائع کیا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ بہت سے ہندوستانی مختلف غیر ممالک میں بستے ہیں۔ بعض ملازمت کے سلسلہ میں۔ بعض تجارت کی غرض سے۔ بعض تعلیمی ضرورتوں کے ماتحت اور بعض تلاش روزگار میں۔ ایسے ہندوستانیوں کی تعداد پینتیس لاکھ سے زیادہ ہے اور یہ تعداد بہت سے غیر ممالک مثلاً برطانیہ۔ امریکہ کینیڈا۔ آسٹریلیا نیوزی لینڈ۔ چین۔ جاپان۔ حبشہ۔ عدن۔ افغانستان۔ بحرین۔ برازیل۔ ملایا۔ بورنیو برٹش گنی۔ لنکا۔ جاوا۔ سماٹرا۔ مصر۔ یورپین ممالک۔ فرانسیسی ہندچینی۔ فجی۔ ہسپانیہ حجاز۔ ایران۔ عراق۔ اطالوی سمالی لینڈ۔ جمیکا۔ کینیا۔ مالدیو۔ ماریشس۔ مسقط۔ مالٹا مراکو۔ مڈغاسکر۔ موزمبیق۔ نٹال۔ روڈیشیا۔ نیاسالینڈ۔ نائیجیریا۔ فلپائن۔ پانامہ فلسطین۔ ٹانگانیکا۔ ٹرانسوال۔ ٹرکی۔ ٹریپولی۔ ٹرینیڈاڈ۔ یوگنڈا اور زنجبار وغیرہ علاقوں پر پھیلی ہوئی ہے۔

مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ بعض غیر ممالک میں ہندوستانیوں سے بہت برا سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ بات بات میں ان کی بے عزتی کی جاتی ہے ان کے کوارٹر سفید فام لوگوں کے کوارٹروں سے فاصلہ پر بنائے جاتے ہیں۔ ان سے زیادہ میل جول نہیں رکھا جاتا۔ انہیں زمین یا مکان خریدنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ انہیں آزادانہ طور پر کوئی پیشہ اختیار کرنے کا حق حاصل نہیں ہوتا۔ غرضکہ ان پر بیسیوں قسم کی پابندیاں عاید ہیں۔ محض اس لئے کہ وہ ہندوستانی ہیں۔ اور ان کا رنگ گندمی ہے۔

پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے اس کتاب کے دیباچہ میں لکھا ہے۔

”بیرون ہند کے ہندوستانیوں کا رتبہ ان کی اس پوزیشن پر منحصر ہے۔ جو ان کی اپنے ملک میں ہے۔ یہ مسئلہ استعماری سسٹم کے ساتھ گہری وابستگی رکھتا ہے۔ کیونکہ یہ استعمار ہی ہے۔ جس کے نتیجہ میں ایک ملک کو دوسرے ملک پر اور ایک قوم کو دوسری قوم پر غلبہ حاصل ہوتا ہے۔ عام طور پر اس کا بڑا تعلق نسل پرستی سے ہے۔ اور ہم اس وقت تک اس مسئلہ کا کوئی تسلی بخش حل تلاش نہیں کر سکتے۔ جب تک استعماریت ختم نہیں ہو جاتی۔ یہ امر موجب تعجب ہے۔ کہ بعض لوگ اب تک سمجھتے ہیں۔ کہ ہندوستان کی آزادی یا غیر ممالک میں ہندوستانیوں کی حالت کی اصلاح ایمپائر کے حلقہ کے اندر ہی اندر ہو سکتی ہے۔ لیکن سب سے برا سلوک ایمپائر کے اندر روا رکھا جاتا ہے اور نسلی امتیاز یہیں سب سے زیادہ مروج ہے۔“

ہم اس بارے میں اپنے آپ کو پنڈت جی کے ساتھ پورا اتفاق کرنے سے معذور پاتے ہیں۔ بے شک بیرون ہند میں ہندوستانیوں کی ذلت آمیز حالت کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے۔ اور ہے کہ وہ ماتحت ملک کے رہنے والے ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ کئی ایک اور وجوہ بھی ہیں۔ مثلاً ہندوستانیوں کے ادنٰے عادات واطوار اور اتحاد و اتفاق کا فقدان۔ ان امور کی تفصیل میں جانے سے چونکہ اصل موضوع سے دور جا پڑنے کا خطرہ ہے۔ اس لئے اشارہ پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔

کتاب زیر تبصرہ میں اس ذلت آمیز سلوک کا مختصر مرقع پیش کیا گیا ہے۔ جو غیر ممالک میں ہندوستانیوں سے روا رکھا جاتا ہے۔ ان لوگوں کی امداد کے لئے بہت سے ہندوستانی لیڈروں نے کوشش کی ہے۔ جن میں گاندھی جی اور مسٹر گوکھلے کو نمایاں امتیاز حاصل ہے۔ اور اب حالات بسرعت تبدیل ہو رہے ہیں۔ دنیا نئے سانچے میں ڈھل رہی ہے۔ نئی زمین اور نیا آسمان پیدا ہونے والا ہے۔ برطانوی ایمپائر متحدہ طور پر ہٹلریت کے خلاف مصروف پیکار ہے۔ اور برطانیہ کو ہندوستانیوں کے جذبات کا احساس ہو رہا ہے۔ امید ہے۔ کہ موجودہ جنگ کے بعد ہندوستان اسی طرح آزاد اور معزز ملکوں میں شمار ہو گا۔ جس طرح ایمپائر کے دوسرے حصے اور ایمپائر کے ان مختلف حصوں میں آپس کا چولی دامن کا ساتھ ہو گا۔ نسلی امتیاز مٹ جائیں گے اور رنگ کا سوال قصۂ پارینہ بن جائے گا۔ اس وقت سب سے ضروری بات یہ ہے کہ جنگ میں فتح حاصل کرنے کے لئے برطانیہ کی پوری پوری مدد کی جائے۔ کیونکہ ہندوستان کے مستقبل کا شاندار ہونا اس کے ساتھ وابستہ ہے۔ کتاب کی قیمت آٹھ آنہ اور ملنے کا پتہ۔ جے۔ بی کرپلانی۔ جنرل سکرٹری آل انڈیا کانگرس کمیٹی سوراج بھون الٰہ آباد۔

---

زرعیات

# وبا سے محفوظ چنے کی فصل

پنجاب کو پہلی مرتبہ وبا سے محفوظ چنے کی فصل نصیب ہو گی۔ چند سال پیشتر اس جدید قسم کے چنے بیجوں کا ایک پیکٹ امریکہ سے منگایا گیا تھا۔ محکمہ زراعت نے اس کو ترقی دے کر اور اس کی پود بڑھا کر اس کو ۲۵ ہزار من تک پہنچا دیا۔ یہ بیج ۴ ہزار ایکڑ اراضی کے لئے کافی ہو گا۔ آئندہ فصل کے لئے زمینداروں میں تقسیم کیا جائے گا۔ چنے کی اس نوع کے پیچھے جس کا نام اب ایف۔ ۸ رکھا گیا ہے۔ اور جس کے لئے محکمہ زراعت کو حقیقۃً کئی سال تک دنیا کا کونہ کونہ چھاننا پڑا۔ ایک رومان انگیز داستان مخفی ہے۔

ابتدا میں محکمہ مذکور نے کئی سال تو اس پھپھوندی کے مطالعہ میں صرف کئے جو وسیع و عریض قطعات اراضی میں چنے کی فصل کو تباہ کر دیتی تھی۔ تجربات سے ثابت ہوا۔ کہ اس مرض پر قابو پانا غیر ممکن تھا۔ اس لئے کہ ادق احتیاطی تدابیر کا چستی اور صحت کے ساتھ مکمل طور پر عمل میں لانا زمینداروں کے بس کا روگ نہ تھا۔

اس کے بعد محکمہ نے ایک ایسا چنا دریافت کرنے کا متبادل طریقہ اختیار کیا۔ جو اس وبا سے محفوظ و مامون ہو۔ تجربات سے یہ امر واضح ہو گیا۔ کہ پنجاب میں چنے کی کوئی ایسی قسم موجود نہیں ہے۔ جو اس وبا کے حملے کا کامیابی سے مقابلہ کر سکے۔ بعد ازاں دیگر اقطاع عالم سے چنے کے نمونے حاصل کرنے کے لئے تدابیر اختیار کی گئیں۔ دنیا کے جسقدر ممالک میں چنا پیدا ہوتا ہے۔ ان سب کی چھان بین کی گئی اور ۴۰۰ نمونے فراہم کر کے ان کا معائنہ کیا گیا۔

جب ان نمونوں کی کاشت کیمبل پور کے وبا زدہ رقبہ کے مرکز میں کی گئی۔ تو کوئی نمونہ بھی وبا کے حملے سے جانبر نہ ہو سکا۔ صرف تین نمونے جو فرانسیسی الاصل تھے۔ اس شدید آزمائش میں پورے اترے۔ ایف۔ ۸ چنا جسکو اب وسیع پیمانہ پر تقسیم کیا جانا مطلوب ہے۔ انہی نمونوں میں سے تھا۔

یہ قسم بالخصوص اپنے خوشنما گہرے بھورے رنگ اور موٹے دانے کے لئے چنی گئی ہے۔ کیمبل پور میں بارانی حالات میں اس کی پیداوار ۱۲ من ۴ سیر فی ایکڑ اور لائل پور میں نہری پانی سے ۱۶ من ۳۵ سیر فی ایکڑ نکلی۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

---

**امریکن آئی لوشن** آپ اپنے اور اپنے بچوں کی دکھتی اور درد کرتی ہوئی آنکھوں میں ہمیشہ استعمال کیا کریں۔ کیونکہ کارخانہ اس کو نہایت صفائی اور سائنٹیفک طریق سے طیار کرتا ہے۔ ایجنٹس برائے قادیان شفا میڈیکو متصل پوسٹ آفس واحمدیہ چوک۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# انڈین ایرفورس میں بھرتی

## آفیسرز

اٹھارہ سے اٹھائیس سال کی عمر کے ہندوستانی نوجوان جو میٹرک یا اس کے مساوی کوئی امتحان حساب یا فزکس کے ساتھ امتیازی طور پر پاس کر چکے ہوں۔ اور طبی لحاظ سے موزوں ثابت ہوں۔ بطور پائیلٹ بھرتی ہونے کے لئے درخواستیں دے سکتے ہیں ہوابازی یا ٹیکنیکل تجربہ کا خاص خیال رکھا جائے گا۔ فی الحال ان کو جنگ کے عرصہ کے لئے کمشن دیا جائے گا۔ لیکن امن کے زمانہ میں اگر کوئی مستقل اسامی خالی ہو۔ تو ان کا حق فائق سمجھا جائے گا۔ امیدوار پائیلٹ افسر کے طور پر (on Probation) رکھے جائیں گے تنخواہ ۳۸۵/۰/۰ ماہوار ہوگی۔ جو فلائنگ افسر کے عہدہ پر ترقی پانے کے بعد ۶۰۰/۰/۰ ماہوار ہو جائے گی۔ جو امیدوار ابتدائی انٹرویو میں منظور کئے جائیں گے۔ ان کو کسی سول فلائنگ سکول میں ٹریننگ حاصل کرنا ہوگی۔ اور آخری انتخاب اس ٹریننگ کے نتائج کے بعد ہوگا۔ یہ ٹریننگ مفت ہوگی۔ مگر اس عرصہ کی کوئی تنخواہ نہیں دی جائیگی۔ اور امیدواروں کا خرچ اپنا ہوگا۔

## Air man

اٹھارہ سے ۳۸ سال کی عمر کے ہندوستانیوں کے لئے جو طبی لحاظ سے موزوں ہوں اور جنہوں نے میٹرک یا اس کے مساوی کوئی امتحان پاس کیا ہو Air man کی اسامیاں خالی ہیں سابقہ ٹیکنیکل تجربہ کا خاص لحاظ رکھا جائیگا بھرتی عرصہ جنگ کے لئے ہوگی۔ لیکن زمانہ امن میں کوئی مستقل اسامی خالی ہونے پر انکو ترجیح دی جائے گی۔ فی الحال حسب ذیل امیدواروں کی ضرورت ہے ایرکرافٹ ہینڈ آرمر۔ فٹر آرمر۔ بنجار۔ اکاؤنٹ کلرک۔ کلرک جنرل ڈیوٹی۔ ڈرائیور پٹرول۔ الیکٹریشن۔ وائرلیس آپریٹر۔ اکموڈیشنٹ اسسٹنٹ۔ فیبرک ورکر۔ فٹر ایرفریم۔ فٹر انجن فلائٹ وگر۔ فلائٹ میکنک۔ کاپرسمتھ اور ٹیل ورکر۔ فوٹوگرافر۔ وائرلیس والیکٹر میکنک Air man کو کھانا۔ لباس اور رہائش مفت مہیا کی جاتی ہے۔ عرصہ ٹریننگ میں تنخواہ ۳۵/۰/۰ ماہوار ہوگی لیکن اس کے بعد اسامی کی نوعیت اور ٹریننگ میں حاصل کردہ معیار کے مطابق ۳۵/۰/۰ سے ۸۵/۰/۰ روپیہ تک ماہوار ہوگی۔ امیدوار کا ہز میجسٹی کی رعایا یا کسی ہندوستانی ریاست کا باشندہ ہونا لازمی ہے۔ اور غیر مخلوط ہندوستانی نسل سے ہونا چاہئے۔ اور اگر مخلوط نسل سے ہو۔ تو بھی ضروری ہے کہ اس کے آباء واجداد ہندوستان میں مستقل رہائش رکھتے ہوں شرائط کی تفصیل اور ملازمت کے کوائف کسی ایرفورس سٹیشن۔ سول ایوی ایشن ایرکرافٹ انسپکٹر یا ایروڈوم آفیسر کو ذاتی طور پر درخواستیں کر کے حاصل کئے جا سکتے ہیں ان کے حصول کے لئے نیز ملازمت کی درخواست کے لئے فارم حاصل کرنے کی غرض سے تحریری درخواستیں حسب ذیل پتہ پر آنی چاہئیں۔

Recruits Air Head. quarters India Simla

## وصیت

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے پہلے اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ۔

نمبر ۵۶۴۹ منکہ حمیدہ بیگم بنت چوہدری اکبر علی صاحب قوم رتھیر پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۶/۱۳۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت میرا زیور قیمتی مبلغ ۵۰۰/۰ روپیہ کا ہے جو میرے والدین نے مجھے دیدیا ہوا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری وفات کے وقت اگر کوئی اور میری جائیداد ثابت ہوئی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ حمیدہ بیگم بقلم خود

گواہ شد اکبر علی والد موصیہ

گواہ شد:۔ محمد عطاء اللہ برادر موصیہ


# محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ)

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو ایسی کو اٹھرا کہتے ہیں۔ جن کے گھر میں یہ مرض لاحق ہو وہ فوراً حضرت حکیم مولوی نورالدین اعظم رضی اللہ عنہ طبیب شاہی سرکار جموں و کشمیر کا نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ حضور کے حکم سے یہ دواخانہ ۱۹۱۰ء سے جاری ہے۔ شروع حمل سے اخیر رضاعت تک۔ قیمت فی تولہ سوا روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ تولہ علاوہ محصول ڈاک لیا جائے گا۔

عبدالرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

# آپ کی خدمت میں ایک مخلصانہ مشورہ

اگر آپ بے کار ہیں۔ تو صابن بنانا سیکھئے

اگر آپ کی آمدنی تھوڑی ہے اور گذارہ بخوبی نہیں ہوتا } تو صابن کا کارخانہ قائم کیجئے

اگر آپ تھوڑے سرمایہ سے کوئی کام کرنا چاہتے ہیں } تو صنعت صابن کو حاصل کیجئے

## صابن سازی

کی عملی تعلیم دینے والی واحد کتاب

## مکمل عملی صابون سازی

ہے منگوائیے۔ اور مطالعہ کیجئے۔ اپنی آمدنی میں اضافہ کیجئے اور آرام کی زندگی بسر کیجئے

قیمت ۱/۸

ملنے کا پتہ

دفتر گنجینہ روزگار گوجرانوالہ (پنجاب)


# تمام ہندوستان میں سب سے سستا تحریک جدید کا اخبار فاروق ہے

بعہد خلافت ثانیہ دارالامان قادیان سے سب سے سستا ہفتہ وار اخبار جو ہر مہینے میں چار بار عمدہ لکھائی چھپائی اور کاغذ پر شائع ہوتا ہے وہ تحریک جدید کا اخبار فاروق ہے۔ جس کے متعلق حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تمام احباب کو بالفاظ ذیل مخاطب فرما کر تحریک کی ہے کہ

(۱) "فاروق نے اس سال پہلے سے بہت زیادہ ترقی کی (۲) فاروق میں میرا خطبہ جمعہ بھی شائع ہوتا ہے جس کا پڑھنا ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔ (۳) فاروق میں مجاہدین تحریک جدید کی رپورٹیں بھی چھپتی ہیں جو بہت دلچسپ اور مفید اور اعلے درجہ کی معلومات والی ہوتی ہیں۔" (۴) "باوجود ان تمام خوبیوں کے اس کی قیمت صرف اڑھائی روپیہ سالانہ ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اڑھائی روپیہ میں اس قسم کے اخبار کا لوگوں کو میسر آجانا غنیمت ہے۔"

(۵) "میر صاحب (ایڈیٹر فاروق) موجودہ زمانہ میں اتنا سستا اخبار لوگوں کو دیکر ذاتی طور پر بہت بڑی قربانی کر رہے ہیں"۔ (۶) "دوست اس کی خریداری کو بڑھائیں یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ کسی اخبار کی خریداری تو نہ بڑھے اور توقع یہ رکھی جائے کہ وہ اخبار عمدگی اور شان کے ساتھ چل سکے۔" (۷) "میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اخبار فاروق کے خریدار بنیں اڑھائی روپیہ سالانہ میں انہیں میرا خطبہ بھی مل جائیگا اور خطبہ کے علاوہ اور بہت سے مضامین سے بھی وہ فائدہ اٹھا سکیں گے۔"

(۸) "اس قدر سستا اخبار ہوتے ہوئے میرے نزدیک اس کی خریداری سے وہی شخص غفلت برت سکتا ہے۔ جسے علم سے ذرا بھی مس نہ ہو کوئی دوسرا شخص اس قسم کی غفلت نہیں کر سکتا۔"

(۹) "تحریک جدید کے کارکن۔ اس اخبار کی خریداری کے لئے جماعتوں میں کوشش کریں"۔ (۱۰) "میں اور بھی تحریک کرتا رہوں گا۔" (ارشاد تحریک حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہٖ) ان ارشادات اور ایسی زبردست تحریک کو سنکر ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ اخبار فاروق کا خریدار بنکر اپنے پیارے امام کی تحریک کو موثر بنائے اور ثواب عظیم حاصل کرے۔

الداعی الی الخیر خادم سلسلہ میر قاسم علی ایڈیٹر فاروق قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

**میڈرڈ** ۱۸ر جولائی۔ جنرل فرینکو کو ہٹلر نے گرانڈ کراس آف جرمنی کا اعزاز دیا ہے۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے جنرل مذکور نے کہا۔ کہ سپین نے اپنی آزادی کے لئے پانچ لاکھ جانوں کی قربانی دی ہے۔ اس وقت ہمارے پاس بیس لاکھ فوج تیار ہے۔ ہمارا پہلا مقصد یہ ہے۔ کہ سپین کے اتحاد کو مضبوط کریں۔ جبرالٹر پر قبضہ کرنا ہمارا ضروری فرض ہے۔ نیز اپنی افریقن سلطنت میں توسیع بھی۔

**لنڈن** ۱۸ر جولائی۔ آج دارالعوام میں برطانیہ اور جاپان میں سمجھوتہ کے متعلق بیان دیتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا ہے۔ کہ ہمیں بین الاقوامی مجبوریوں کے باعث چین کے خلاف فیصلہ کرنا پڑا ہے۔ اس معاہدہ میں چین کی قومی حکومت اور برطانوی علاقوں کے متعلق اپنی ذمہ واریوں کو نظر انداز نہیں کیا گیا

**سیالکوٹ** ۱۸ر جولائی۔ سردار ہرنام سنگھ صاحب سب جج نے ایک مقدمہ کا فیصلہ کرتے ہوئے قرار دیا ہے کہ حکومت پنجاب بے نامی ایکٹ نافذ کرنے کی مجاز ہی نہیں۔ اور یہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۲۹۲ کے خلاف ہے۔

**لنڈن** ۱۸ر جولائی معلوم ہوا ہے کہ جرمنی۔ اٹلی اور روس کے وزرائے خارجہ کی ایک کانفرنس عنقریب برلن میں ہو گی۔ جس میں برطانیہ پر حملے کے متعلق متفقہ فیصلہ کیا جائے گا۔

جرمنی کے ماہر مالیات ڈاکٹر شاخت نے ایک سکیم تیار کی ہے۔ جس کے مطابق فرانک کی قیمت ستر فیصدی گرا دی جائیگی اور اس طرح جرمنی کم نرخوں پر فرانس سے سامان خرید سکے گا۔

**شملہ** ۱۸ر جولائی وائسرائے ہند نے اپنا مجوزہ دورہ فی الحال ملتوی کر دیا ہے۔ اور اب اگلے بدھ کو یہاں سے روانہ ہو کر مدراس اور بمبئی جائیں گے۔

**لنڈن** ۱۸ر جولائی۔ آج مسٹر چرچل نے پارلیمنٹ میں اعلان کیا۔ کہ حکومت دعا کا ایک اور دن منانے کے سوال پر غور کر رہی ہے نیز یہ کہ دفتر جنگ کے عملہ وزراء اور ان کے سٹاف کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ رات کو اپنے دفاتر میں سوئیں۔

**لنڈن** ۱۸ر جولائی۔ ترکی کو عراق سے ملانے والی ریلوے لائن تیار ہو گئی۔ اور آج پہلی گاڑی نے سفر کیا۔ یہ دو سو میل لمبی ہے۔ اور چار سال میں تیس لاکھ پونڈ کی لاگت سے تیار ہوئی ہے۔

**دہلی** ۱۸ر جولائی۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا اجلاس اگست کے شروع میں یہاں منعقد ہو رہا ہے۔ لیگ کے ان ممبروں کے کیس پر غور کیا جائیگا جو ممانعت کے باوجود جنگی کمیٹیوں میں شامل ہوئے ہیں۔

**لکھنؤ** ۱۸ر جولائی۔ ڈسٹرکٹ مسلم لیگ نے آل انڈیا ریڈیو بالخصوص مقامی سٹیشن کو آگاہ کیا ہے کہ ہندی نواز اور اردو کش پالیسی ترک کر دے ورنہ مسلمانوں کو ریڈیو کے بائیکاٹ کا مشورہ دیا جائے گا

**لنڈن** ۱۸ر جولائی۔ برطانیہ کے اسلحہ ساز اور صنعتی کارخانوں کے مزدوروں نے اس سال سالانہ تعطیلات لینے سے انکار کر دیا ہے۔ نیز اس وقت پچاس لاکھ عورتیں بھی ان کارخانوں میں کام کر رہی ہیں۔

**شملہ** ۱۸ر جولائی۔ لاہور کے ڈپٹی کمشنر مسٹر بورن کو پنجاب گورنمنٹ کا ہوم سیکرٹری مقرر کیا گیا ہے۔

**قاہرہ** ۱۹ر جولائی۔ آج پھر رائل ایئر فورس کے طیاروں نے جنوبی حبشہ کے علاقوں پر شدید حملے کئے۔ ابھی تک تفاصیل کا علم نہیں ہو سکا۔

**شملہ** ۱۹ر جولائی اس ہفتہ کے آخر تک ہندوستان کے دفاعی قرضہ میں کل ایک کروڑ ساڑھے ۶۵ لاکھ روپیہ وصول ہو چکا ہے۔

**واشنگٹن** ۱۹ر جولائی۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے آج ریڈیو پر اعلان کر دیا کہ وہ تیسری بار صدارت کے لئے امیدوار کھڑے ہوں گے۔ آپ نے کہا حالات تیزی سے بدل رہے ہیں۔ مذہب کو لامذہبیت سے خطرہ ہے۔ اس لئے میں خدمت کو تیار ہوں جنگ یورپ کے متعلق آپ نے کہا کہ یہ طاقت کے زور سے انقلاب پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔

**شملہ** ۱۹ر جولائی۔ ہندوستان سے برطانیہ کو کھانڈ بھیجنے کے متعلق جو بات چیت ہو رہی تھی۔ وہ ناکام رہی ہے کیونکہ کھانڈ تیار کرنے والے اس قیمت پر دینے کو تیار نہ تھے۔ جو برطانوی حکومت پیش کرتی ہے۔

ایسٹ انڈیا فنڈ سے بیس ہزار پونڈ کی ایک رقم برطانیہ کی فضائی وزارت کو بھیجی گئی ہے۔ اس فنڈ میں کل ۷۵ لاکھ پونڈ بھیجے جا چکے ہیں۔ اس رقم سے ہوائی جہازوں کا ایک دستہ تیار کیا جائے گا۔ جس کا نام ایسٹ انڈیا فلائٹ ہوگا۔

**لنڈن** ۱۹ر جولائی۔ آج صبح پھر جرمن طیاروں نے جنوب مشرقی علاقہ پر بم باری کی۔ ایک بم بار گرا لیا گیا۔ کل چار گرائے گئے تھے۔ اس وقت تک برطانیہ اور اس کے آس پاس ۱۳۳ جرمن طیارے برباد ہو چکے ہیں۔ اور کل ۲۰۶۔ اس کے علاوہ بہت سے جہازوں کو اتنا نقصان پہنچا ہے کہ وہ شاید ہی اپنے اڈوں پر واپس پہنچے ہوں۔

**لنڈن** ۱۹ر جولائی۔ جاپانی بحری محکمہ کی طرف سے کہا گیا ہے۔ کہ جاپان کو کوئی طاقت مرعوب نہیں کر سکتی۔ اور ہم امریکہ سے مرعوب ہو کر چین کی ناکہ بندی ترک نہیں کر سکتے۔ ہم امریکہ کے رویہ کو جو اس نے برما روڈ کے متعلق اختیار کیا ہے۔ مداخلت بے جا سے تعبیر کرتے ہیں۔

**واشنگٹن** ۱۹ر جولائی معلوم ہوا ہے۔ کہ امریکہ میں ۵۳ فیصدی لوگ چاہتے ہیں کہ برطانیہ کی اس سے زیادہ مدد کی جائے۔ جواب کی جا رہی ہے۔ چھ فیصدی اسے بالکل مدد دینا نہیں چاہتے اور ۱۵ فیصدی چاہتے ہیں کہ جرمنی اور اٹلی کے خلاف باقاعدہ اعلان جنگ کر دیا جائے۔

**لنڈن** ۱۹ر جولائی۔ بحری وزارت کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ سرنگیں ہٹانے والے ایک برطانی جہاز پر جرمن ہوائی جہازوں نے مشین گنوں سے گولیاں چلائیں۔ مگر اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ اس کی توپوں نے ایک ہوائی جہاز گرا لیا۔ برطانوی جہاز کے تین آدمی ہلاک ہوئے۔

عام طور پر یہ خیال جاتا ہے۔ کہ ہٹلر اس ہفتہ کے آخر میں صلح کی تجاویز پیش کرے گا۔

**بمبئی** ۱۹ر جولائی۔ جنگ میں امداد کے سلسلہ میں چاندی کے زیور اور دیگر اشیاء کی فراہمی کے لئے گورنر بمبئی کی لیڈی کے زیر اہتمام ایک فنڈ کھولا گیا ہے۔ اس میں جو روپیہ آئے گا۔ اس سے سمندر پار لڑنے والی ہندوستانی فوجوں کے لئے ایمبولینس گاڑیاں خریدی جائیں گی۔

**مدراس** ۱۹ر جولائی۔ یہاں کی یونیورسٹی نے بھی ان طلبا کو اپنے سکولوں اور کالجوں میں داخل کرنا منظور کر لیا ہے۔ جو جنگ کی وجہ سے یورپ میں اپنی تعلیم جاری نہیں رکھ سکے۔

**شملہ** ۱۹ر جولائی۔ ایک ہفتہ ہوا یہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ برطانیہ اور ہندوستان کے مابین ہوائی ڈاک سروس عنقریب جاری ہو جائے گی۔ ڈاک پہلے ڈربن جائے گی۔ اور وہاں سے جہاز پر برطانیہ پہونچا کرے گی۔ اب ایک اور راستہ بھی تجویز ہوا ہے۔ اس کے ذریعہ ڈاک پہلے ہانگ کانگ پہنچا کرے گی۔ وہاں سے نیویارک۔ اور وہاں سے بذریعہ جہاز برطانیہ

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah